بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

پارہ نمبر ۳
سورۃ البقرۃ
رکوع نمبر ۶

(آیت نمبر 274 - 281)

آیت 274

سوال نمبر 1: اس آیت میں خرچ کی کون کون سی ممکنہ صورتیں بیان کی گئی ہیں؟

جواب: اس آیت میں خرچ کرنے کی چار ممکنہ صورتیں بیان کی گئیں ہیں۔

1- رات کو خرچ کرنا۔
2- دن کو خرچ کرنا۔
3- چھپا کر خرچ کرنا۔
4- ظاہر کر کے خرچ کرنا۔

ابوداؤد میں روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا
جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو برہنہ ہونے کے وقت لباس پہنائے گا اسے اللہ تعالیٰ جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو بھوکا ہونے کے وقت کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس لگنے کے وقت سیراب کرے گا تو اسے اللہ تعالیٰ "رحیق المختوم" پلائے گا۔

سوال نمبر 2: چھپا کر خرچ کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: چھپا کر خرچ کرنے سے انسان میں اچھی صفات آتی ہیں، اچھے اخلاق نشوونما پاتے ہیں اور ریاکاری کا خدشہ ختم ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 3: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کیا اجر ملے گا؟

جواب: (1) ایسے لوگوں سے خوف اور غم دور کر دیا جائے گا۔
(2) دنیا میں لمبی عمر ملے گی۔
(3) آخرت کا اچھا انجام
(4) اللہ کی رضا۔

آیت نمبر 275

سوال نمبر 4: "سود" کسے کہتے ہیں؟

جواب: سود کو عربی زبان میں ربوا کہتے ہیں۔ الربوا کے لغوی معنی زیادتی اور اضافے کے ہیں۔

Page #2

پارہ نمبر ۳
سورۃ البقرۃ
رکوع نمبر ۶ (آیت نمبر 274-281)

سود کی تعریف جو حضرت علیؓ سے منسوب کی جاتی ہے وہ یہ ہے۔
ہر وہ قرض جس سے نفع اٹھایا جائے وہ سود ہے۔

سوال نمبر 5: سود کتنی طرح کا ہوتا ہے؟
جواب: سود دو طرح کا ہوتا ہے
① ایک وہ سود ہے جو انسان اپنی ذاتی ضروریات پوری کرنے کے لیے دیتا ہے اسے مہاجنی سود کہتے ہیں۔
② وہ سود ہے جو انسان تجارت کی غرض سے دیتا ہے۔

سوال نمبر ۶: ربائے معیاد کیا ہوتا ہے؟
جواب: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو کچھ بیچتا ہوتا اور قیمت کی ادائیگی کے لیے وقت مقرر ہو جاتا اور جب وہ وقت آجاتا اور قرض دار کے پاس دینے کے لیے رقم نہ ہوتی تو قرض خواہ کی معیاد میں اضافہ کر دیتا لیکن قیمت میں بھی اضافہ کر دیتا اسکو ربائے معیاد کہتے ہیں۔ یعنی جتنا وقت بڑھے گا اتنی ہی رقم بھی بڑھے گی۔
حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا
سود صرف معیاد میں ہوتا ہے۔

سوال نمبر: ربائے فاضلہ کیا ہوتا ہے؟
جواب: یہ ربا دراصل اجناس کے باہم تبادلے میں ہوتی ہے یعنی ایک جنس کا تبادلہ دوسری جنس سے ہو رہا ہے۔ مثلاً "سونے کا تبادلہ سونے سے، روپے کا تبادلہ روپے سے، گندم کا تبادلہ گندم سے، جو کا تبادلہ جو سے ہو رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی فریق زیادہ لے گا تو وہ سود ہوگا۔

سوال نمبر 7: سود خور قیامت کے دن کس حالت میں اٹھیں گے؟
جواب: سود خور قیامت کے دن مخبوط الحواس ~~ہوا~~ شخص کی طرح اٹھے گا۔ سود خور کا پاگل پن خود غرضی کا ہے وہ انسانی محبت اور ہمدردی کی جڑیں کاٹ دیتا ہے کیونکہ لوگوں کی بدحالی سے اپنی خوشحالی کا سامان کرتا ہے۔
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ
سود خور قیامت کے دن پاگل اور دیوانہ ہو کر اٹھے گا (ابن ابی حاتم)

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر ۶ (آیت نمبر 281-274)

سوال نمبر ۸: اللہ تعالیٰ نے سود کے مقابلے میں کس چیز کو حلال کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے سود کے مقابلے میں تجارت کو حلال قرار دیا۔

سوال نمبر ۹: تجارت اور سود میں کیا فرق ہے؟

تجارت	سود
۱- تجارت میں پیسہ لگتا ہے اور محنت بھی لگتی ہے	سود میں صرف پیسہ لگتا ہے محنت نہیں ہوتی ہے۔
۲- تجارت میں Risk ہوتا ہے	سود میں Risk نہیں ہوتا ہے۔
۳- تجارت میں نفع کی مقدار مقرر نہیں ہوتی ہے	سود میں نفع کی مقدار مقرر ہوتی ہے۔
۴- تجارت میں معاملہ ایک دفعہ طے ہو جاتا ہے	سود میں مسلسل اضافہ ہوتا ہے
۵- تجارت میں جتنی چیز لیتا ہے اتنی ہی قیمت لیتا ہے	سود میں چیز بھی مل جاتی ہے اور اوپر سے مال بھی مل جاتا ہے۔
۶- تجارت میں محنت، کوشش، تجربہ سب لگتا ہے۔	سود میں کچھ بھی نہیں لگتا مگر پیسے سال آتا ہے۔
۷- تجارت تعمیری کام ہے	سود غیر تعمیری کام ہے
۸- تجارت میں لگے ہوئے مال کا منافع جائز ہے کیونکہ اللہ نے اسے جائز قرار دیا ہے	سود میں لگے ہوئے مال کا منافع جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔
۹- تجارت میں نفع و نقصان کی شراکت ہوتی ہے	سود میں ایسا نہیں۔
۱۰- باہمی رضامندی ہوتی ہے	کسی کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔
۱۱- تجارت سے ہمدردی کی صفات پیدا ہوتی ہیں۔	سود سے بخل بڑھتا ہے۔

سوال نمبر ۱۰: سود کے بارے میں علم ہونے کے بعد ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیے؟

جواب: سود کی حرمت کے احکام سننے کے بعد انسان کو اسے فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

سود کا ایک درہم جو آدمی لیتا ہے اور وہ اس کے سودی ہونے کو جانتا ہے تو وہ گناہ میں 36 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

(مسند احمد)

پارہ نمبر ۳
سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر ۷ (آیت نمبر 274-281)

سوال نمبر 11 :- وَ اَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ سے کیا مراد ہے؟
جواب :- اس معاملہ کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے ایک خطاکار انسان کے دل میں ندامت رہتی ہے اور وہ توبہ و استغفار کرتے ہوئے امید رکھتا ہے کہ اللہ اسے معاف کر دے گا اور آئندہ اپنا سرمایہ سود کے ذریعے بڑھانے سے اجتناب کرتا ہے۔

سوال نمبر 12 :- اس آیت سے ہمیں سود کے بارے میں کون سی تین اہم اور سخت باتیں معلوم ہوتی ہیں؟
جواب :
(1) سود حرام ہے۔
(2) سود لینے والے آگ کے ساتھی ہیں۔
(3) اور وہ اس آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

آیت 276

سوال نمبر 13 :- اللہ تعالیٰ سود کو کس چیز سے مٹاتے ہیں؟
جواب :- اللہ تعالیٰ سود کو صدقات سے مٹاتے ہیں۔

سوال نمبر 14 :- سود کا کاروبار کرنے والے شخص اور صدقہ کرنے والے شخص میں کیا فرق ہے؟
جواب :- سود کا کاروبار کرنے والا شخص دنیا پرست اور خود غرض ہو جاتا ہے جبکہ صدقہ کرنے والا شخص خیرخواہ ہوتا ہے اور اپنی ذات سے بلند ہو کر سوچتا ہے۔

سوال نمبر 15 :- کسی معاشرے میں سود عام ہونے کے کیا نقصانات ہوتے ہیں۔ حدیث کی روشنی میں بتائیں؟
جواب :- نبی کریم ﷺ نے فرمایا
کسی قوم میں سود عام ہو تو چیزیں مہنگی اور رشوت عام ہو جاتی ہے اور دشمن کا رعب پڑتا ہے۔ (مسند احمد)

آیت 277

سوال نمبر 16 :- سود کی حرمت کے بعد ان احکامات کی کیا حکمت ہے؟
جواب :- سود حرام ہے اس گناہ کا احساس انسان کے دل کا چین

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر ۶ (آیت نمبر 274-281)

اور سکون غارت کر دیتا ہے اور انسان کی ساری زندگی خوف کا شکار ہو جاتی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو امید دلاتے ہیں کہ جو شخص ایمان لائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، نیکی کے کاموں میں استقامت رکھے ایسے لوگوں کا اجر اللہ کے پاس ہے اور ان کا خوف اور ان کا غم ان سے دور کر دیا جائے گا۔

آیت 278

سوال نمبر 17 :- سود چھوڑنے کے لیے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب :- سود چھوڑنے کے لیے تقویٰ کا ہونا سب سے ضروری ہے۔ کیونکہ

*- اللہ کا خوف انسان سے دنیا میں وہ کام کروا سکتا ہے جو اللہ کی مرضی کے مطابق ہو جبکہ انسان کو وہ کام انتہائی مشکل معلوم ہوتے ہیں۔

*- تقویٰ اندر کا چوکیدار ہے۔

آیت 279

سوال نمبر 18 :- فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا سے کیا مراد ہے؟

جواب :- "پھر اگر تم نہ کرو" یعنی سود سے توبہ نہ کرو۔

سوال نمبر 19 :- سود سے توبہ نہ کرنے کی صورت میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب :- سود سے توبہ نہ کرنے کی صورت میں اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہونے کی وعید آئی ہے۔

یہ ایسی سخت وعید ہے جو کسی اور گناہ کے ارتکاب پر نہیں دی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا

اسلامی مملکت میں اگر کوئی شخص سود چھوڑنے پر تیار نہ ہو تو خلیفہ وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے توبہ کرائے اور باز نہ آنے کی صورت میں گردن اڑا دے۔ (ابن کثیر)

آیت نمبر 280 :-

سوال نمبر 20 :- قرض لینے والا اگر تنگدست ہے تو اسکے ساتھ کیا معاملہ اختیار کرنا چاہیے؟

جواب :- قرض لینے والا اگر تنگدست ہو تو اسکو مہلت دینی چاہیے یا پھر اسکا قرضہ معاف کر دینا چاہیے۔

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر ۷ (آیت نمبر 274-281)

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا
جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے
قیامت کی سختیوں سے نجات دے پھر اسے چاہیے
کہ تنگدست کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے۔
(صحیح بخاری)

آپ ﷺ نے فرمایا۔
جس شخص کے ذمے کسی کا قرضہ ہو اور مقروض
ادائیگی میں تاخیر کرے تو قرض خواہ کے لیے
ہر دن کے عیوض صدقہ ہے۔ (مسند احمد)

سوال نمبر 21 :- قرض خواہ اپنے قرض کے بدلے میں مقروض کی کوئی
چیز لے سکتا ہے۔ مگر وہ کون سی چیزیں ہیں جو
نہیں لی جا سکتی ہیں؟

جواب :- (1) اسکا رہنے کا گھر۔
(2) اسکے اور اسکے گھر والوں کے پہننے کے کپڑے
(3) تاجر ہو تو وہ چیزیں جو اسکی تجارت کے لیے
ضروری ہیں۔
(4) اگر محنت کش ہے تو اسکے اوزار
(5) اسکے کھانے پینے کا سامان اور گھر کے برتن وغیرہ

آیت نمبر 281

سوال نمبر 22 :- اس آیت میں انسانوں کو کس چیز کا احساس دلایا
جا رہا ہے؟

جواب :- اس آیت میں انسانوں کو اللہ کے سامنے کھڑے
ہونے کا تصور دلایا گیا ہے یعنی دنیا میں کیے جانے
والے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش
ہونا ہے۔ اس دن ہر شخص کو اسکی کمائی کا
بدلہ بغیر ظلم کے پورا کر کے دیا جائے گا۔